السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عورتوں کے مدارس میں جو تبلیغی اجتماعات منعقدکئے جاتے ہیں۔ جن میں صرف خواتین مبلغات ہی تبلیغ کا فریضہ انجام دیتی ہیں۔ کچھ لوگ اس کام کو اچھا نہیں سمجھتے اور کہتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کے دور میں خواتین ایسا نہیں کرتی تھیں۔ اور صرف مرد صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین ہی تبلیغ کا فریضہ سر انجام دیتے تھے۔ سوال یہ ہے کہ خواتین کو تبلیغ کا موقع نہ ملے تو خواتین مبلغات کتمان علم کی مجرم تو نہ ہوں گی۔ اور «بلغوا عني ولو آية» کی ذمہ داری ان پر واجب ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دین حنیف کی نشرواشاعت جس طرح مرد پر واجب ہے۔ اسی طرح عورت پر بھی ضروری ہے۔ کہ مختلف ذرائع سے اس فریضہ کو ادا کرے تاریخ اسلام اس بات پر شاہد ہے کہ اسلام کی اشاعت میں عورت کا ہمیشہ سے عظیم کردار رہا ہے۔ دراصل یہی وہ پہلا مدرسہ ہے جہاں سے ہر فرد ابتدائی مراحل میں تعلیم وتربیت حاصل کرتا ہے جس کے اثرات تا زندگی انسان کے لئے معاون مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ پھر آغاز وحی میں اس کی جدوجہد سے پیغام نبوت کی آبیاری ہوئی۔ جو بعد میں اقوام عالم کے لئے رشد وہدایت کا باعث بنی۔

کثرت ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہی حکمت مضمر تھی۔ کہ فریضہ دعوت وتبلیغ بطریق احسن سر انجام دیا جاسکے۔ بالخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گوشہ خانگی جس پر مطلع ہونا ہر شخص کے لئے ممکن نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علم وفضل سے کون واقف نہیں۔ کبار صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین مشکل ترین مسائل میں ان کی طرف رجوع کرتے۔ کئی ایک مسائل میں وہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کے کمزور پہلوؤں پر گرفت فرماتی تھیں۔ اس سلسلہ میں علامہ زرکشی کی معروف تصنیف ''الاجابة بما استدركته عائشة على الصحابة'' کے موضوع سخن سے یہ بات عیاں ہے۔ پھر حضرت اسماء بنت یزید کی خطابت سے کون انکار کرسکتا ہے۔ جو خطیبۃ النساء کے لقب سے معروف تھیں۔ (الاصابۃ 4/229)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ''الدرر الکامنۃ'' میں 70 محدثات کا تزکرہ فرمایا ہے۔ ان میں سے وہ بھی تھیں جن کی شاگردی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ابو بکر الخطیب رحمۃ اللہ علیہ بغدادی اور مورخ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ جیسے اجلاء نے اختیار کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انصار کی عورتوں کی تعریف غایت درجہ بیان فرمائی ہے کہ ''تفقہ فی الدین'' میں ان کو حیاء مانع نہیں۔ ان جملہ دلائل سے معلوم ہوا کہ مرد کی طرح عورت بھی اشاعت دین اور دعوت وتبلیغ کی مکلف ہے۔ لیکن اس کے لئے بنیادی شرط یہ ہے کہ جملہ تحفظات کے ساتھ اس واجب کو ادا کرے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص220

محدث فتویٰ